اسلامی تہذیب میں اجتماعی تعاون

اسلام نے بہت ہی اہم قانون بنایا ہے جو مسلمانوں کے درمیان اجتماعی انصاف کو قائم رکھتا ہے، باہم محبت، اخوت، رحمت، تعاون اور ایثار کے جذبہ کو فروغ دیتا ہے۔ مسلمانوں کے درمیان اجتماعی تعاون کو بروئے کار لانے کے لئے مال کا بہت ہی اہم رول ہے۔ اسلام مالداری کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی مالداروں کی دولت کم کرتا ہے جبکہ یہ دولت حلال طریقہ سے کمائی گئی ہو اور اس میں اللہ کا حق ادا کر دیا گیا ہو۔

اسلام میں بہت سارے احکام زکوات وصدقات سے مرتبط ہیں اور یہ سب مسلمانوں کے درمیان محبت، مودت اور تعاون کے جذبہ کو فروغ دینے کے لئے کام کرتے ہیں۔

زکوٰۃ وصدقات انسان اپنے مال کی صفائی، اپنے غریب مسلم بھائی کی مدد، مشکل حالات میں اس کا تعاون اور اس کے دل میں خوشی پیدا کرنے کے احساس سے نکالتا ہے جس سے امیر اور غریب کے درمیان محبت بڑھتی ہے اور معاشرہ میں نفرت وحسد جیسے امراض کم ہو جاتے ہیں۔

انھیں احکام میں سے کفارہ کا حکم ہے۔ کچھ کفارہ مالی ہوتے ہیں جیسے قسم اور ظہار وغیرہ کا کفارہ۔ بعض کفارہ میں کھانا کھلانا ہوتا ہے جو مسلمان اور اس کے بھائی کے درمیان محبت واخوت پیدا کرتا ہے۔ انھیں احکام میں سے ولیمہ، ہدیہ، ہبہ اور وصیت کا قانون ہے، یہ تمام احکام لوگوں کے درمیان غرور وتکبر ختم کرتے ہیں، دلوں سے نفرت دور کرتے ہیں اور نیکی وتقوی کی بنیاد پر تعاون پر ابھارتے ہیں۔

انھیں احکام میں سے یتیم اور بیواؤں کی کفالت کرنا ہے، والد کے انتقال کے بعد یتیم کی کفالت مسلم معاشرے اور حاکم پر واجب ہے جب معاشرہ نے اس یتیم کی پرورش کی اور اس کا پورا خیال رکھا تو یہ یتیم اس معاشرہ سے محبت کرے گا اور اس کی حفاظت کے لئے جان دینے کے لئے تیار رہے گا۔ اسی طرح اگر بیواؤں کی اچھی طرح خبر گیری اور کفالت کی گئی تو وہ بھی اس معاشرہ سے محبت کرینگی اور ان لوگوں کا شکریہ ادا کرینگی جنہوں نے ان کی مدد کی اور برائی سے دور رہینگی۔

اس کے علاوہ بے شمار احکام ہیں جیسے وقف، قرض اور عاریہ وغیرہ۔ یہ سب چیزیں مسلم معاشرہ کے لوگوں کے درمیان تعاون کو فروغ دیتے ہیں مثلاً جو شخص کسی مسجد، اسکول یا ہاسپٹل بنانے کے لئے وقف کرتا ہے یا وہ اپنے مسلم بھائی کی مدد کے لئے وقف کرتا ہے تو وہ اپنے معاشرہ سے محبت کی بنیاد پر ایسا کرتا ہے۔ لوگ بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور بھلائی کے کاموں کے لئے اسے یاد رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے محتاج بھائی کو قرض دیکر مدد کی تو وہ اس سے دنیا کی مصیبت میں سے ایک مصیبت ختم کر دیتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے ضرورت مند بھائی کو

کوئی سامان ادھار دیتا ہے پھر وہ فائدہ اٹھانے کے بعد اسے واپس کر دیتا ہے تو وہ اپنے اور اپنے بھائیوں کے درمیان محبت، تعاون اور ایثار کو فروغ دیتا ہے۔

معاشرہ کی سلامتی اور اس کی طہارت کے لئے شریعت کا اہتمام

اسلام نے معاشرہ کی سلامتی اور اس کی طہارت کی بہت تاکید کی ہے اور یہ چیز درج ذیل اجتماعی اور اخلاقی قوانین سے مکمل طور پر واضح ہو جاتی ہے۔

معاملات:

اسلام نے بیع کو حلال کیا ہے، اس کے احکام، شروط، ارکان، حلال و حرام کو تفصیلی طور پر بیان کیا ہے، جس چیز کی معاشرہ کو ضرورت تھی اور جس میں اس کے لئے نفع تھا اسے حلال کیا اور اسلام نے زبردستی اور باطل طریقے سے لوگوں کے کھائے ہوئے مال کو حرام کر دیا۔ اسی طرح اسلام نے سود کو حرام کر دیا کیونکہ اس میں بہت ہی نقصان اور خطرہ ہے، یہ لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کرتا ہے اور آپسی تعاون کو ختم کرتا ہے۔ اس سے سماج میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو جاتا ہے جو کام نہیں کرتا ہے بلکہ اس کا مال دوسروں کے سہارے بڑھتا رہتا ہے۔

اسلام نے کام کرنے کو بہت پسند کیا ہے اور اس جانب بہت توجہ دلائی ہے کیونکہ یہ دنیا کی تعمیر اور امت کی خوشحالی کا ایک ذریعہ ہے۔ اسلام نے محتاجوں کے لئے قرض حسن پر زور دیا ہے، کتابت اور گواہی کے ذریعہ قرض کی حفاظت کی ہے۔ مقروض کو جلد از جلد قرض ادا کرنے پر زور دیا ہے۔ وعدہ نبھانے اور معاہدہ کے احترام کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح اسلام نے سچی گواہی دینے اور اسے نہ چھپانے کو واجب قرار دیا ہے۔ اسلام نے جھوٹ، ناپ تول میں دھوکہ کو حرام قرار دیا ہے اور عدل وانصاف کا حکم دیا ہے، اس جانب خاص ترغیب دلائی ہے اور اسے حکومت کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد بتایا ہے کیونکہ اس سے لوگوں کو راحت اور اپنے حقوق کے تئیں اطمینان ہوتا ہے۔

حدود اور قصاص

اسلام نے زمین میں فساد پھیلانے کو حرام قرار دیا ہے جیسے خون بہانا، مال چوری کرنا، غصب کرنا، عزت لوٹنا، پاکدامن عورتوں پر الزام لگانا اور ڈاکہ ڈالنا وغیرہ۔ اسلامی حدود کا مقصد فساد کو روکنا اور معاشرہ کی حفاظت کرنا ہے، لہذا چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ زانی اگر غیر شادی شدہ ہو تو اس کے لئے سو کوڑے ہیں اور اگر شادی شدہ ہے تو اسے سنگسار کر دیا جائیگا۔ جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا قصاص ہے جس میں قاتل کو قتل کرنا ہے اور اگر مقتول کے گھر والے دیت پر راضی ہو جائیں تو وہ دیت ادا کرنے کے بعد آزاد ہو جائیگا۔

حدود کا نفاذ مکمل تحقیق اور چھان بین کے بعد ہی ہوتا ہے اور اصل قاعدہ یہ ہے کہ شبہات کی بنیاد پر حدود نافذ نہیں کئے جاتے ہیں۔ اگر قاضی معاف کرنے میں غلطی کرے تو اس کے لئے بہتر ہے بنسبت اس کے کہ وہ سزا میں غلطی

کرے۔ حد نافذ کرنا مسلم حاکم کی ذمہ داری ہے یا وہ شخص حد نافذ کر سکتا ہے جو حاکم کا نائب ہو۔ لوگوں کو حد نافذ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اگر کسی نے اپنی طرف سے حد نافذ کی تو اسے تعزیری سزا دی جائیگی کیونکہ اس نے حاکم کے حق پر زیادتی کی ہے۔ اس سے ملک میں لا قانونیت عام ہو گی، تعزیری سزا کا اختیار صرف حاکم کے پاس ہوتا ہے۔

حدود کا نفاذ کھلے میدان میں ہونا چاہیے تاکہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اور ایسے لوگ جو اس قسم کے گناہ کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہوں یہ منظر دیکھ کر کانپ اٹھیں۔ ہمارے لئے رسول ﷺ کی زندگی میں اسوہ ونصیحت ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی میں صرف چھ مرتبہ حد نافذ کیا گیا کیونکہ لوگوں کے دل اسلامی تعلیمات اور اس کی اخلاقی قدروں سے لبریز تھے۔

اجتماعی آداب

اسلام نے بے شمار آداب سکھائے ہیں جو مسلم معاشرہ کی بنیادی سلامتی کے لئے ضروری ہیں اور اس معاشرہ کے اندر میل جول اور تعاون کو فروغ دیتے ہیں جیسے سلام کو بڑھاوا دینا، صلہ رحمی، والدین کے ساتھ حسن سلوک، اخوت، باہمی ملاقات، لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا، خاکساری اور مسلمانوں کو نصیحت کرنا وغیرہ۔

اسلام نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے جو معاشرہ کے انتشار و خلفشار، نفرت اور اخلاقی زوال کا سبب بنتی ہیں جیسے غیبت، چغل خوری، قطع رحمی، والدین کی نافرمانی، دوسروں پر زیادتی کرنا، دھوکہ دینا، جھوٹ بولنا، خیانت کرنا اور جھوٹی گواہی دینا وغیرہ۔